بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسمِ الله ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالْصَّلَاةُ وَالْسّلَامُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلّي الله عَلَيهِ وَعَلي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاه ۔أَمَّا بَعْدُ:

# 06: دین کے چھ بنیادی اصول - پانچواں اصول

## [پانچواں اصول: حقیقی اولیاء اللہ کا بیان]

الأصول الستۃ (چھ بنیادی اصول) لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس چھوٹے سے اور پیارے سے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے آج کی نشت میں آخری دو اصل پانچواں اور چھٹا اصل بیان کرتے ہیں، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"الأصل الخامس" (پانچواں اصل) "بيان الله سبحانه للأولياء الله ،وتفريقه بينهم وبين المتشبهين بهم من أعداء الله المنافقين والفجار" (اللہ تعالیٰ کا بیان اپنے اولیاؤں کا اور اس بیان میں یہ تفریق بھی واضح کرنا جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور جو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں جو اولیاء کا روپ دھار لیتے ہیں منافقین اور فجار میں سے ہیں) "ويكفي في هذا" (اور اس معاملے میں یہ کافی ہے) "آية" (ایک آیت) "من سورة آل عمران" (سورۃ آل عمران میں سے) "وهي قوله تعالى" (اور یہ آیت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) ﴿قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران:31) (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہہ دیجیے) ﴿اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ﴾ (اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو اس محبت کی نشانی یہ ہے) ﴿فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ﴾ (پس میری اتباع اور فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا)۔

"والآية التي في المائدة" (اور دوسری آیت سورۃ المائدۃ میں ہے) "وهي قوله" (اور یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے) ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا﴾ (المائدة:54) (اے ایمان والو!) ﴿مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ﴾ (جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے) ﴿فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ﴾ (تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہوگی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا) ﴿وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ﴾ (اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں گے)۔

"وآية في يونس" (یعنی ایک اور آیت سورۃ یونس میں) "وهي قوله" (اور یہ آیت اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے) ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝٦٢ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ﴾ (یونس:62-63) (یاد رکھو کہ بیشک تحقیق اللہ تعالیٰ کے اولیاء یعنی اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف و اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگیں ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں)۔

"ثم صار الأمر عند أكثر من يدعي العلم" (پھر اکثر ان لوگوں کے یہاں جو علم کے دعویدار ہیں لوگوں کے رہبر اور رہنما ہیں) "وأنه من هُداة الخلق،وحفاظ الشرع" (یہ لوگ جو علم کے دعویدار ہیں لوگوں کے رہبر اور رہنما ہیں اور شریعت کے محافظ سمجھے جاتے ہیں) "إلى أن

الأولياء لا بد فيهم من ترك اتباع الرسول" (یہ معاملہ بھی ایسا ہو گیا کہ اولیاءاللہ ہونے کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے دور ہو جائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کو ترک کر دیں چھوڑ دیں)"ومن اتبعه فليس منهم" (اور رسولوں کی اتباع اور خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع جو کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے نہیں ہے)"ولا بد من ترك الجهاد" (اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جہاد کو چھوڑ دیں ترک کر دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء جہاد نہیں کیا کرتے)"فمن جاهد فليس منهم" (پس جو جہاد کرتے ہیں وہ اُن میں سے نہیں ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے نہیں ہیں))"ولا بد من ترك الايمان والتقوى" اور یہ بھی ضروری ہے یعنی یہ اُن لوگوں کا مفہوم ہے جو حق کی مخالفت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ولی کون ہے اس کی کیا صفات ہیں۔"ولا بد" (اور یہ بھی ضروری ہے کہ)"من ترك الايمان والتقوى" (کہ وہ ایمان اور تقویٰ کو بھی چھوڑ دیں)"فمن تعهد بالإيمان والتقوى،فليس منهم" (پس جو ایمان اور تقویٰ کو اختیار کرتا ہے اس پر عمل کرتا ہے)"فليس منهم" (تو ان میں سے نہیں ہے)۔

"يا ربنا نسألك العفو والعافية، إنك سميع الدعاء" (ہم اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کر سکتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم تجھ سے عفو بخشش کی دعا کرتے ہیں اور عافیت کی دعا کرتے ہیں بے شک تو ہی بہترین سننے والا ہے)۔

اس اصول میں امام صاحب رحمہ اللہ ایک اہم بات بیان فرما رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ "اولیاء اللہ" اللہ تعالیٰ کے ولی کون ہیں؟ ولایت کا کیا معنی ہے؟ اور ان چند جملوں میں امام صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ ایک بنیادی چیز کی طرف نشاندہی کی ہے کہ بعض لوگ جو حق کی مخالفت کر تے ہیں ان کے ہاں ولایت کا مفہوم کچھ اور ہے اور ایسا مفہوم ہے جو عقل کو حیران و پریشان کر دیتا ہے لیکن عجب بات آپ ذرا غور کریں امام صاحب نے جس آیت سے آغاز کیا ہے اس آیت میں ولایت کا ذکر نہیں ہے! دلیل کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ کے ولی کون ہیں ﴿قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ﴾ اس میں کوئی ولایت کا ذکر ہے کوئی ولی کا ذکر ہے؟ نہیں ہے اور یہ شیخ صاحب رحمہ اللہ کی سمجھ اور فقہ کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کتنا علم عطا فرمایا تھا۔ وہ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ ولایت محبت کے بغیر ہوتی نہیں اور محبت اتباع کے بغیر ہوتی نہیں تو اللہ کے ولی وہ ہوتے ہیں جو متبع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے ہیں۔

دیکھیں آیت میں واضح نہیں ہے لیکن امام صاحب رحمہ اللہ کی دیکھیں فقہ دیکھیں کہ دعویٰ تو سب کرتے ہیں اللہ سے محبت، کوئی ہے جو نہیں کرتا؟! عبداللہ بن ابی بن سلول بھی کہتا تھا، منافقین بھی کہتے تھے سارے کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ آج کسی سود خور سے بھی پوچھ لیں، حرام خور سے بھی پوچھ لیں، زانی سے بھی پوچھ لیں، بے نمازی سے پوچھ لیں سب کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت بھی کہتے ہیں، اہل بدعت و خرافات بھی کہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے حد فاصل بیان فرمائی ہے ﴿قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ﴾ دعویدار سب ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی سچی محبت صرف ایک قسم کے لوگ کریں گے یہ کسوٹی ہے ﴿فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ﴾ اتباع جو میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرے گا وہ مجھ سے سچی محبت کرتا ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نہیں کرے گا وہ جھوٹا ہے اور جھوٹا شخص کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو نہیں سکتا یہ بنیادی بات ہے۔

دوسری آیت میں ذرا غور کریں وہاں پر بھی ذکر نہیں ہے، سورۃ المائدۃ کی جو آیات ہیں امام صاحب رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ﴾((وہی بات ہے)اے ایمان والو! جو تم میں سے دین سے منہ موڑ لے گا مرتد ہو جائے گا دین سے خارج ہو جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ اس دین میں کوئی فرق پڑتا ہے)﴿فَسَوْفَ﴾(عنقریب)﴿يَاْتِي اللّٰهُ﴾(اللہ تعالیٰ لے کر آئے گا)﴿بِقَوْمٍ﴾(ایسی قوم)﴿يُّحِبُّهُمْ﴾(اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرے گا)﴿وَيُحِبُّوْنَهٗٓ﴾(وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے)یعنی سچی محبت یہ نہیں جو دعویدار ہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو کن فیکون ہے تبدیل کر دے۔ یاد رکھیں بنی اسرائیل افضل الامم تھے اپنے زمانے کے بہترین امت تھی جب فرمانبردار تھی جب نافرمانی پر اتر آئی﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾(البقرۃ:61)وہی قوم﴿وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾(البقرۃ:47)۔

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾(ان پر لکھ دیا گیا)﴿الذِّلَّةُ﴾(ذلت ،رسوائی)﴿وَالْمَسْكَنَةُ﴾(اور محتاجی) ہمیشہ کے لیے محتاج رہیں گے ذلیل اور خوار رہیں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ترازو مختلف ہیں کیا؟!

بنی اسرائیل نام دیکھا ہے آپ نے اسرائیل کی اولاد۔ اسرائیل کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کا لقب ہے سیدنا یعقوب علیہ الصلاۃ السلام۔ لیکن جب نافرمانی پر اترے﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾،امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتی ہے، صحیح طریقے سے صراط مستقیم کو اپناتی ہے تو پھر عزت اور غلبہ ہے اور اگر نہیں، اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو نہیں اپناتی صراط مستقیم کو نہیں سمجھتی ،اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پہچانتی تو پھر﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾اللہ تعالیٰ کا ترازو ایک ہے قانون ایک ہے تبدیل نہیں ہوا کرتا۔

آج ہم ذلیل کیوں ہیں؟ یہی وجہ ہے﴿مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ﴾ جو بھی راستہ اختیار کرنا ہے جا کر کرو دین اسلام کی بنیادوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ الفرقۃ الناجیہ ایک گروہ رہے گا جو غالب رہے گا علم سے اور عمل سے ہمیشہ غالب رہے گا، وہ تلوار سے بھی غالب رہے گا مغلوب نہیں ہو گا پہاڑوں میں نہیں چھپتا پھرے گا وہ علم سے بھی غالب ہے، وہ عمل سے بھی غالب ہے، وہ تلوار سے بھی غالب ہے سارے دشمن ساری امت اکھٹی ہو جائے تو وہ الطائفۃ المنصورۃ اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت کر دی ہے وہ مغلوب نہیں ہو سکتے۔ یہ گروہ موجود ہے اور تا قیامت موجود ہے باقی جتنے بھی مخالفین ہیں جتنے بھی وہ اپنے راستے اختیار کر چکے ہیں جو راستہ صراط مستقیم سے ہٹ کر ہیں جو جہنم کی طرف جا رہے ہیں وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے ولی ہو نہیں سکتے۔

یہ قوم کیسی ہو گی؟ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے، نشانی دیکھیں ذرا﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾(المائدۃ:54)اللہ اکبر (وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں کے لیے مسلمانوں کی عزت کرتے ہیں مسلمانوں کا احترام کرتے ہیں نرم دل ہیں مسلمانوں کے لیے مومنوں کے لیے)﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾(نرمی سے بات کرتے ہیں ادب واحترام سے، انکساری سے ان سے پیش

آتے ہیں کیونکہ وہ ان کے مسلمان مومن بھائی ہیں)﴿اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾(کافروں کے سامنے عزت کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں سختی کر تے ہیں(کافر بھی ان کی عزت کرتے ہیں یہ ان کی نشانی ہے))۔

آج کافر ہماری عزت کرتا ہے؟ ہم نے جب اپنے مسلمان بھائیوں سے رخ موڑ لیا جب ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی نصرت نہیں کرتے، جب ہم اپنے مسلمان بھائیوں پر سختی کرتے ہیں تو پھر ہم کافروں کی نظروں میں بھی گر چکے ہیں آج کافر بھی ہم پر غالب اور مسلط ہیں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾(اگلی نشانی اس قوم کی وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے کلمہ توحید کی بلندی کے لیے کہ اس پوری کائنات میں صرف ایک ہی نعرہ ہو لاالہ الا اللہ، اس کی تحقیق کے لیے اپنی جان ا، پنا مال، اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، اور جب ایسا عمل کرتے ہیں تو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہیں کرتے﴿لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾۔ یہ اچھے لوگ یہ اچھائی کہاں سے آئی؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے احسان ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے عطا فرمائے)﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے کشادہ ہے اور علم والا ہے زبردست علم والا ہے)۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾(المائدۃ:55)(تمہارا ولی تمہارا دوست اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا﴾(اور ایمان والے ہیں)﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾ ایمان والوں کی نشانی کیا ہیں﴿يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾(نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اگرچہ وہ رکوع کی حالت میں کیوں نہ ہوں)﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾(اور جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا دوست بناتے ہیں اور ایمان والوں کو اپنا دوست بناتے ہیں)﴿فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾(بس یہ اللہ تعالیٰ گروہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا گروہ ہمیشہ غالب رہتا ہے)۔ یہ نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی۔

اور تیسری آیت میں تو واضح ہیں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ یونس میں﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾(یونس:62-63)۔ یہ آیت ہم سب جانتے ہیں اور جو بھی ولایت کے تعلق سے بات کرتا ہے اولیاء اللہ کے بارے میں بات کرتا ہے تو وہ اس آیت کو بطور دلیل ضرور پیش کرتا ہے لیکن یہ جو پہلی دو آیتیں ہیں ان کا جو مفہوم ہے صرف وہی سمجھ سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دل عطا فرمایا ہے سمجھنے والا۔

تو آیئے دیکھتے امام صاحب رحمہ اللہ کا یہ فرمان یہاں پر کہ اکثر لوگ جو علم کے دعویدار ہیں ان کے ہاں اور جو لوگوں کے رہنما بھی ہیں رہبر بھی ہیں اور جن کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شریعت کے محافظ ہیں دین کے محافظ ہیں لیکن ان کے نزدیک دیکھیں ذرا ولایت کا مفہوم کچھ عجیب وغریب سا ہے! تو اس سے پہلے کہ میں یہ بیان کروں جو ان کا مفہوم ہے آیئے دیکھتے ہیں ولایت ہوتی کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء کون ہیں:

1۔ ولایت کا معنی، ولی کون ہیں؟

2۔ولایت کی قسمیں۔

3۔اولیاء الرحمٰن اور اولیاء الشیطان میں فرق۔

4۔اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی چند صفات۔

ولایت کا معنی ہے محبت کرنے والا، ولی دوست کو کہتے ہیں محبت کرنے والے کو کہتے ہیں، نصرت کرنے والے کو کہتے ہیں مددگار کو کہتے ہیں، یہ سارے مفہوم ہیں ولایت کے اور ولی وہ ہوتا ہے جو کسی کا دوست، مددگار اور محبت کرنے والا ہوتا ہے۔

ولایت کی دو قسمیں ہیں یا اولیاء کی دو قسمیں ہیں:

(۱)اولیاء الرحمٰن یہ ولایت حق ہے۔(۲)اور دوسری قسم ہے اولیاء الشیطان یہ باطل ولایت ہے۔

اولیاء الرحمٰن کی دلیل یہی آیت ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾۔یہ اولیاء اللہ کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ولی بھی موجود ہیں لیکن کون ہیں؟ ہر مومن متقی ہے اللہ تعالیٰ کا ولی، یہ قاعدہ سمجھ لیں ہر مومن متقی ہے۔مومن کون ہے متقی کون ہے یہ دو لفظ اتنے معروف اور مشہور ہیں کہ ان کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

اور اولیاء الشیطان بھی ہوتے ہیں،اس کی دلیل سورۃ مریم آیت نمبر 45 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی زبانی۔ دیکھیں باپ اور بیٹے کی گفتگو ہو رہی ہے کافر باپ ہے اور بیٹا نبی ہے اللہ تعالیٰ کا اُس گفتگو میں سے میں صرف ایک آیت بیان کرتا ہوں بڑی پیاری گفتگو ہے میری گزارش ہے گھر جا کر ذرا ان آیات کو اگر آپ پڑھ لیں سورۃ مریم میں سے یہ آیت نمبر 45 ہے تین آیتیں اس سے پہلے تین آیتیں اس کے بعد میں دیکھ لیں واللہ حیرانگی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا اتنا پیارا انداز ہے ان کا، اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی فصاحت اور بلاغت اور علم عطا فرمایا ہے اتنی الفاظوں میں مٹھاس ہے اور اثر ہے اس کے باوجود بھی اکثر لوگوں نے ''اکثر لوگوں نے!'' ان کی اس دعوت سے منہ موڑا ہے اگرچہ ان کا اپنا قریبی رشتے دار کیوں نہ ہو!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی زبانی ﴿يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا﴾ (مریم:45)۔

﴿يٰٓاَبَتِ﴾ کافر باپ ہے ﴿يٰٓاَبَتِ﴾ (اے میرے باپ! اے میرے پیارے والد!)۔ ارے ایسا لفظ ہے جس میں نرمی ہے۔آج کل تو بڑے عجیب وغریب الفاظ آ گئے ناں ''اے ابا!'' بعض معاشرے میں ایسے کہتے ہیں ناں ''اے ابا! ابو!''۔یہ جو لفظ ہیں میرا خیال ہے کہ ہمیں تھوڑا سا ادب کرنا چاہیے والدین کو صحیح طریقے سے ہمارے الفاظ اتنے اچھے ہوں کہ ہم خود بھی محسوس کریں، جب اپنے والدین کو بلائیں یا پکاریں ہم خود محسوس کریں کہ اپنے والدین سے گفتگو کر رہے ہیں۔﴿وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ (الاسرا:23) قول کریم جانتے ہیں کیا ہوتا ہے؟ قول کریم یعنی سب سے بہترین قول۔اپنی وکیبلری (vocabulary) میں اپنے دماغ میں ذرا ڈھونڈو سب سے اچھے الفاظ کون سے ہیں والد کے جو

مناسب ہیں والد کے لیے وہ استعمال کرو یہ قول کریم ہے اور صرف پکارتے ہوئے نہیں جب بھی بات کریں والدین سے تو آپ اپنے الفاظوں کو تولیں پہلے قول کریم ہے کہ نہیں۔

قول کریم کا مطلب آپ کے پاس دس لفظ ہیں، پانچ لفظ ہیں سب سے اچھا کون سا ہے اس میں سے پھر ایک جملہ بنائیں جیسے ہیروں کا ہار ہے موتیوں کا ہار ہوتا ہے ناں تو آپ موتی چُن کر اُس میں ڈالتے ہیں اگر موتی نہیں تو اس کو پھینک دیتے ہیں قول کریم کچھ ایسا ہی ہوتا ہے آپ جو جملہ اپنے والدین سے جو گفتگو فرما رہے ہیں ان میں جو الفاظ ہیں وہ گنے چنے الفاظ ہونے چاہییں اگر نہیں ہے آپ کے پاس قول کریم تو خاموشی اختیار کر واس میں بہتری ہے کیونکہ یاد رکھیں فرشتے لکھ رہے ہیں ﴿مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيۡبٌ عَتِيۡدٌ﴾(ق:18)ایک قول بھی ایسا نہیں ہے جو لکھا نہیں جارہا ہم تو بھول ہی جاتے ہیں لیکن وہ کبھی بھولتے نہیں ہیں ایک ایک لفظ لکھا جارہا ہے۔

بہر حال ﴿ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ﴾ (مجھے ڈر ہے)﴿اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ﴾(کہ عذاب تمہیں چھوئے)۔ کس سے القہار سے الجبار سے؟﴿عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ﴾ لفظ دیکھیں عذاب رحمٰن سے۔ آیت کا سیاق دیکھیں ذرا﴿يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ﴾۔ من الجبار، من القہار اللہ تعالیٰ کے نام ہیں کہ نہیں؟! سبحان اللہ۔﴿عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ﴾ تم جانتے نہیں ہو میرا ربّ الرحمٰن ہے اس کی رحمت بہت وسیع ہے ﴿الرَّحۡمٰنِ﴾ (وسیع رحمت والا) وہ تجھ پر بھی رحم کرے گا لیکن اپنے اندر ایسی صلاحیت پیدا کر لو کہ تم رحمت کے لائق تو بن جاؤ! اور ویسے بھی تمہیں یہ صحت یہ عافیت یہ شہرت یہ نام یہ کس نے عطا فرمایا ہے؟ بتوں کی عبادت کرتے ہو اپنے ربّ کو جھٹلا تے ہو پھر بھی وہی عافیت دیتا ہے وہی رزق دیتا ہے، اسی کا کھاتے ہو اسی کا پیتے ہو اسی کو جھٹلاتے ہو! جانتے ہو کہ وہ رحمٰن ہے وہ تو کافروں کو بھی دیتا ہے جانوروں کو بھی دیتا ہے، نافرمانوں کو بھی دیتا ہے، سب کو رزق دیتا ہے سب کو عافیت صحت دیتا ہے اس دنیا میں جو ضروریات ہیں وہ سب کو مہیا فرماتا ہے۔﴿اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ﴾ اچھا یہ جو عذاب چھوئے گا اس کی نوعیت کیا ہے؟﴿فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا﴾(پس تم شیطان کے دوست بن جاؤ گے)۔

میرے بھائی جو شیطان کے راستے پر چلتے ہیں وہ اولیاء الشیطان ہوتے ہیں نافرمان سارے، کافر، مشرک، بدعتی، سود خور یہ جتنے بھی ہیں سارے انہوں نے کسی نہ کسی اعتبار سے شیطان سے دوستی رکھی ہوئی ہے، ورنہ مومن جو رحمٰن کا دوست ہے جب سود کی آیتیں پڑھتا ہے دل اس کا دھڑکتا نہیں ہے! اسے کپکپاہٹ سی محسوس نہیں ہوتی! رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے اس کے!﴿فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ﴾(البقرة:279) کیا کچھ فرق نہیں پڑتا اسے؟! اعلان جنگ ہے کہ میں سود کھاؤں گا اپنے ربّ سے اور اپنے ربّ کے رسول سے جنگ کر تا رہوں گا یہ شیطان کا دوست نہیں ہے کیا؟! لیکن کفر اور شرک، شرک اکبر کفر جو ہے وہ سب سے بڑا درجہ ہے اور شیطان ان کو کبھی چھوڑتا نہیں ہے۔ تو اے میرے والد! مجھے ڈر ہے کہ رحمٰن سے تجھے کوئی عذاب چھوئے اور پہنچے اس عذاب کی نوعیت یہ ہے کہ تو شیطان کا دوست بن جائے اور جو شیطان کا دوست بن جائے شیطان اسے چھوڑتا نہیں ہے کبھی تو اس لیے شیطان کو چھوڑو پھر رحمٰن کے دوست بن سکتے ہو۔

تو یہ اولیاء الشیطان ہیں۔

**صفات اولیاء الرحمٰن**، جب قرآن اور حدیث پر ہم غور و فکر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء الرحمٰن کی چند صفات ہیں ان میں سے میں تیرہ (13) بیان کرتا ہوں ذرا غور کریں یہ صفات کون سی ہیں اور پھر ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کہاں پر ہیں۔

1۔ پہلی صفت ''مومن اور متقی'' ہر مومن اور متقی اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾ واضح دلیل ہے۔

2۔ دوسری صفت دوسری نشانی کہ وہ اپنا تزکیہ اپنی زبانی نہیں کرتے کہ ہم بڑے متقی و پرہیزگار ہیں اور ہم اللہ کے ولی ہیں یہ ان کی نشانی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (النجم:32) (اپنا تزکیہ تم اپنی زبانی نہ کیا کرو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے)۔

3۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہیں فرمانبردار ہیں پورے دین اور شریعت میں، عقائد میں، اصول میں، عبادات میں، فروع میں معاملات میں پوری شریعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔ دلیل آیت کریمہ میں نے ابھی تلاوت فرمائی ہے ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

4۔ ﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ابھی آیت میں پڑھا کہ نہیں؟

5۔ ﴿اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾۔

6۔ ﴿يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ جہاد فی سبیل اللہ دیکھیں، اپنی ہوا نفس کے لیے نہیں اپنی مرضی سے نہیں جب فی سبیل اللہ ہوتا ہے تو یاد رکھیں ضوابط شرعیہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ جہاد عبادت ہے جیسا کہ نماز عبادت ہے، ہم نماز نبوی پڑھتے ہیں ہمیں جہاد بھی نبوی بھی کرنا چاہیے: ﴿يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾۔

7۔ ﴿لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾ ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ کرتے نہیں ہیں۔ ہزاروں لوگ لاکھوں لوگ بُرا بھلا کہیں گے گالیاں دیں گے کہ تم بُرے ہو تم وہابی ہو تم فلاں ہو تم فلاں ہو کوئی نام رکھیں گے ﴿لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾۔

اچھا یہ چار صفات جو ہیں یہ آیت کریمہ سورۃ المائدۃ 54 میں میں بیان کر چکا ہوں یہ دلیل ہے۔

8۔ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں عباد اللہ عبد اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں۔ نشانی دیکھیں، اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس کا اقرار کرتے ہیں اور بندہ غلام کو کہتے ہیں اور غلام اپنی مرضی سے کچھ کرتا نہیں ہے اپنے آقا کی مرضی کے خلاف مرضی کبھی کر نہیں سکتا وہ ورنہ غلام کہاں ہے! کبھی غلام کو دیکھا ہے جو اپنی مرضی کرتا ہے؟ نہیں، غلام کی اپنی مرضی ہوتی نہیں ہے اس لیے تو غلام ہوتا ہے وہ۔ عبد اللہ عَبْدُاللّٰهِ عبدُاللّٰهِ ہے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے اور وہ خود بھی سب سے بڑا عبادت گزار ہے عبد اللہ ہے، لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتا۔ نشانی دیکھیں ذرا لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف متوجہ نہیں کرتا کہ مجھے بھی پکارو یا فلاں بزرگ کو بھی پکارو کیونکہ میں مروں گا مجھے بھی پکاریں گے ناں!

اگر کوئی کہہ دے کہ مجھے پکارو لوگ کہیں گے کہ عجیب سا بندہ ہے کہتا ہے مجھے پکارو لیکن دس بزرگوں کے نام دے گا کہ ان کو پکارو تو اپنی جگہ بنا لی کہ نہیں کہ میرے مرنے کے بعد میرا بھی کوئی مزار بنانا مجھے بھی پکارنا؟! سبحان اللہ، تو عبد اللہ ہے۔

9۔ فرائض کی ادائیگی کا اہتمام کرتا ہے۔

10۔ اللہ تعالیٰ سے نزدیکی حاصل کرنے کے لیے نوافل کا اہتمام کرتا ہے۔

11۔ خیر کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے عمل خیر اس کی زندگی کا بنیادی مقصد ہے اور خیر ہی خیر کرتا رہتا ہے، معصوم نہیں ہے وہ لیکن اس کی زندگی ساری خیر ہی ہوتی ہے۔ وہ بولتا ہے سچ خیر، آنکھوں سے خیر دیکھتا ہے، زبان سے خیر بولتا ہے، اپنے ہاتھ سے جو پکڑتا ہے جو کرتا ہے وہ خیر ہے انصاف ہے عدل ہے، پاؤں سے چل کر جاتا ہے خیر ہی خیر ہے، خیر کی طرف جاتا ہے خیر کی طرف آتا ہے، الغرض اس کی زندگی خیر ہی خیر ہے وہ شر کو جانتا ہی نہیں ہے کہ شر ہوتا کیا ہے، باطل کو جانتا نہیں ہے خیر اور حق کی زندگی بسر کرتا رہتا ہے۔

12۔ جب بھی سوال کرتا ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے۔

13۔ جب بھی پناہ مانگتا ہے صرف اللہ تعالیٰ سے ہی پناہ مانگتا ہے۔

اب یہ جو چھ صفات ہیں آخری ان کی دلیل صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں"مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ" (جس نے میرے ولی سے دشمنی اختیار کی تو میرا اعلان جنگ ہے اس کے ساتھ)۔

اعلان جنگ کس کا ہے؟ ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ۔ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں اپنے اولیاء کی کس طریقے سے مدافعت کرتا ہے! کیا قدر ہے ایمان کی اور تقویٰ کی ان صفات کی جو میں نے بیان کی ہیں"مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِوَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي" تو عبدی ہے میرا بندہ ہے میری بندگی کرتا ہے۔ تو نشانی کیا ہوئی؟ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔ "بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ" سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس حدیث قدسی میں کہ سب سے زیادہ پسندیدہ عمل جو میرا یہ بندہ کرتا ہے میرا عبد کرتا ہے وہ ہے فرائض کی ادائیگی اس بڑھ کر کوئی اور پسندیدہ چیز نہیں ہے عبادات میں یاد رکھیں۔ "وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ" سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں فرائض کی ادائیگی ہے نماز پہلے نمبر پر ہے بے نمازی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ بے نمازی سے کبھی محبت کر ہی نہیں سکتا، نہیں محبت کرتا اللہ تعالیٰ بے نمازی سے، جس نے نماز کو ضائع کر دیا اس نے پورے دین کو ضائع کر دیا! تو اس میں عبدی اور فرائض کی ادائیگی کی دلیل ہے۔

"وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ" اور میرا بندہ نوافل سے میری نزدیکی حاصل کرتا رہے گا، اس میں استمرار ہے ہمیشہ "وَلَا يَزَالُ" ہمیشہ کے لیے۔ کب تک؟ "حَتَّى أُحِبَّهُ" (یہاں تک کہ میں اس سے محبت کر لیتا ہوں)۔ میرے بھائی یہ نوافل جو ہیں یہ عمل ضائع نہیں ہوتے۔ نماز، فرض نماز کے بعد سنتیں، سنت رواتب ہیں، صلاۃ الیل ہے، صلاۃ الضحیٰ ہے، یہ نمازیں جو ہیں تھوڑا سا وقت درکار ہے تھوڑا سا زیادہ محنت بھی نہیں ہے لیکن جو ان کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پسند کر لیتا ہے "حَتَّى أُحِبَّهُ"۔

اچھا اسے ملے گا کیا اللہ تعالیٰ محبت کر لے تو؟ دیکھیں محبت یعنی دوست یاد رکھیں کوئی دشمن سے بھی محبت کرتا ہے؟! تو اللہ کے اولیاء کی نشانی دیکھیں بار بار''فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا''(بس جب میں اپنے بندے کو پسند کر لیتا ہوں تو پھر''كُنْتُ سَمْعَهُ''اس کا سننا بن جاتا ہوں جو وہ سنتا ہے''وَبَصَرَهُ''اور اس کی بینائی بن جاتا ہوں جو وہ دیکھتا ہے''وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا''اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے''وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا''اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس پر وہ چلتا ہے)۔ بعض لوگوں نے سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلوق فقیر، حقیر، مسکین انسان میں حل ہو جاتا ہے کان بن گیا، آنکھ بن گیا، ہاتھ پاؤں بن گیا تو یہ تو اللہ ہی ہے!''وہی جو مستوی تھا عرش پر خدا ہو کر اتر پڑا مدینے میں مصطفیٰ ہو کر''اس جبے میں سوائے اللہ کے کوئی بھی نہیں ہے حلاج کہتا ہے! وحدۃ الحلول کا عقیدہ کہاں سے آیا؟ بعض جاہل بے وقوف لوگوں سے آیا! اس حدیث میں دور سے بھی کوئی مفہوم بنتا ہے؟! **ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ جبّار السماوات والارض** اس حقیر مخلوق کے اندر سما جاتا ہے اس کی قدر اتنی ہے اس مخلوق کی مسکین فقیر کی کہ اللہ تعالیٰ اس میں سما جائے! ہاتھ بن جائے پاؤں بن جائے! گندگی سے بھرا ہوا یہ انسان، دل میل بغض اور نفرت سے بھرا ہوا ہے، پیٹ گندگی سے بھرا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس انسان کے اندر حل ہو جاتا ہے! کوئی عقلمند عالم تو دور کی بات ہے کوئی عقلمند یہ تصور کر سکتا ہے؟!

پہلی آیت میں جو نازل ہوئی اور پہلی آیت جو ہم پڑھتے ہیں قرآن مجید میں ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ (العلق :1) پہلی آیت نازل ہوئی ﴿اِقْرَاْ﴾ حکم ہے پڑھو، ایک حکم دینے والا ہے ایک حکم لینے والا ہے دونوں برابر نہیں ہیں۔ اور جو قرآن مجید میں پہلی آیت پڑھتے ہیں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الفاتحہ:1) ایک اللہ ہے جو ربّ ہے اور دوسرا عالمین ہے جو مخلوق ہے دونوں ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟!

آخری سورۃ دیکھ لیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (الناس:1) ایک ناس ہے دوسرا اُن کا ربّ ہے دونوں ایک کیسے ہیں؟!

لیکن بعض جاہل لوگ آئے اور عام لوگوں کی جہالت سے فائدہ اٹھایا چالاک لوگ تھے، شیاطین الانس میں سے تھے شیاطین الجن ان کو وسوسہ کرتے تھے اور لوگوں میں یہ بدعقیدگی پھیلادی آج اکثر امت میں بدعقیدگی پھیلی ہوئی ہے کوئی مجال ہے جو اُن کو کہے کہ نہیں! یہی وجہ ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مفاہیم الٹ گئے حق باطل اور باطل حق بن گیا، توحید شرک اور شرک توحید بن گیا، سنت بدعت اور بدعت سنت بن گئی اور لوگ ایسے مسلمان سے اپنا دین سمجھتے ہیں۔

یوں بھی تو کہہ سکتے ہیں حدیث میں جو اصل مفہوم ہے''كُنْتُ سَمْعَهُ لَمْ يَسْمَعْ بِهِ''اللہ تعالیٰ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو پھر اسے شرک کی طرف جانے دیتا ہے! پھر جب بھی وہ سنتا ہے تو خیر ہی سنتا ہے بھائی، جب دیکھتا ہے تو حلال دیکھتا ہے خیر ہی دیکھتا ہے، جب بھی یہ اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پکڑتا ہے تو ظلم نہیں کرتا عدل وانصاف ہوتا ہے، جب بھی کہیں چل کر جاتا ہے تو خیر کی طرف جاتا ہے۔ ایک یہ مفہوم ہے جو اس حدیث کی بنیاد ہے جو واضح ہے اور ایک مفہوم کہیں دور کا بھی نہیں ہے پتہ نہیں کہاں سے کیسے آگیا؟! یعنی ایک چیز انسان تصور کر نہیں سکتا، تصور دور کی بات ہے بڑی پگڑی والے لمبی داڑھی والے ایسی باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہی تمہارا دین ہے یہ لوگ تمہارے دین کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں ان سے بچ کر رہو کبھی ان کی بات نہ سنو!

فرعون نے بھی تو یہی کہا تھا ناں کوئی ایسی بات کی تھی فرعون نے کیا کہا تھا؟ یہ تو کہا تھا﴿اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى﴾(النازعات:24) لیکن اپنے ساتھیوں سے کیا کہا جب دیکھا سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا غلبہ ہو رہا ہے ایک آیت دوسری آیت تیسری آیت، نو آیتیں آنکھوں کے سامنے آ گئیں تو اس نے بڑی عجیب سی بات کہی ذرا غور کریں کہتا ہے﴿اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّبَدِّلَ دِيۡنَكُمۡ اَوۡ اَنۡ يُّظۡهِرَ فِى الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ﴾(غافر:26)ارے فرعون کا دین تھا! (مجھے ڈر ہے کہ سیدنا موسیٰ (علیہ الصلاۃ والسلام) تمہارے دین کو تبدیل کردے گا یا زمین پر فساد برپا کرے گا)۔ اس کے ساتھیوں نے کہا بالکل سچ کہتے ہو یہ کسی نے نہیں کہا کہ بھئی تمہارا دین ہے تو دکھاؤ ناں پھر دین کیا ہے تمہارا؟!

فرعون کا بھی دین تھا جسے وہ دین سمجھتا تھا، آج ایسا بھی دین ہے جسے آج دین سمجھا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حل ہو جاتا ہے اس حقیر مخلوق میں! اگر ڈکار لے تو بدبو سے دوسرا شخص اپنا منہ اِدھر کر لیتا ہے یہ ہماری حیثیت ہے، اگر یہ پرفیوم ہم نہ لگائیں تو ہمارے ساتھ کوئی بیٹھ نہ سکے پسینے کی بُو اتنی ہوتی ہے!

﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى﴾(طہ:5) وہ اس فقیر بندے میں حل ہو گا! إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون صرف یہ کہہ سکتے ہیں ہم!

تو یہ جو مفہوم ہے اس کا کہ وہ صرف خیر عمل ہی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صرف خیر کی توفیق ہی دے گا اسے شر سے محفوظ کرے گا اور یہ جو چیزیں ہیں آنکھیں ہیں، کان ہیں، ہاتھ ہیں، پاؤں ہیں یہ مداخل الشیطان ہیں۔ پتہ ہے شیطان کے راستے کون سے ہیں انسان کے جسم میں؟ یہی تو ہیں کان ہیں، آنکھیں ہیں، ہاتھ ہیں، پاؤں ہیں۔ انسان بولتا کب ہے؟ جب وہ سنتا ہے تو بولتا ہے ناں، جب دیکھتا ہے تو پھر بولتا ہے ناں، اور انسان پکڑتا ہے، انسان چلتا ہے یہ مداخل الشیطان ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے محفوظ کردے گا کہ مداخل الشیطان تمہارے لیے محفوظ ہو گئے ہیں کیوں کہ تم میرے پیارے ہو۔

اچھا اگلی آخری دو جو صفات ہیں "وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ" (بس جب مجھے پکارتا ہے اسے میں عطا فرماتا ہوں)۔ یعنی مجھے ہی پکارتا ہے کسی اور کو پکارتا نہیں ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارنا توحید ہے اور غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے "وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ" (اور وہ جب بھی مجھ سے پناہ مانگتا ہے میں اس کی حفاظت کرتا ہوں اسے پناہ دیتا ہوں)۔ صحیح بخاری حدیث نمبر 6502۔

سب سے عظیم اولیاء، اولیاؤں کے سرداروں نے اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص فضل و کرم رہا کہ وہ ان صفات سے متصف رہے۔ کسی صحابی کو دیکھ لیں آپ اور ان تیرہ صفات کو دیکھیں آپ کو ایک صحابی نہیں ملے گا جو ان صفات سے متصف نہ ہو، کوئی صحابی لے لیں آپ۔ وجہ کیا ہے؟ ان کی تربیت پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ اس انداز کی ہے۔

بچپن میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ"۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار ہیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "يَا غُلَامُ" (اے پیارے بچے!) "إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمًا" (میں تمہیں چند باتیں سمجھاتا ہوں) "احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ" (اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا) "احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ" (اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ پاؤ گے) "إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ

اللہ’’((اِذا شرطیہ ہے)جب بھی سوال کرو جب بھی پکارو تو صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو)‘‘**وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ**’’(اور جب بھی مدد طلب کرو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو)حدیث کے آخر تک۔ ترمذی حدیث نمبر2516۔

سبحان اللہ صحابہ کرام کی تربیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انداز سے کی ہے اور اس امت کے اولیاؤں کے سردار ہیں،اور آج بعض لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں،اللہ تعالیٰ کے ولی ایسے ہوتے ہیں نہیں ایسے ہوتے ہیں! آیئے دیکھتے ہیں آخری جو پوائنٹ تھا کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک ولی کون ہے،اہل البدع والخرافات کے نزدیک ولی کون ہے۔

(آپ ٹیبل بنالیں اس طرف اہل سنت والجماعت کے نزدیک ولایت کا مفہوم کیا ہے اور ولی کون ہے؟اس طرف جو ہے دوسرا کالم بنالیں اہل البدع والخرافات)۔

1۔اہل سنت والجماعت کے ہاں ولی اللہ کون ہے؟ہر مومن متقی ہے۔

اور اس کے ضد میں جو اہل البدع والخرافات ہیں ان کے نزدیک جو بھی ولایت کا دعویٰ کرے یا جسے بھی بزرگ ولی بنالے وہ ولی بن جاتا ہے، بزرگوں کی گواہی کافی ہے۔

2۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک متبع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دین کے احکامات خاص طور پر فرائض کی ادائیگی میں سب سے آگے ہوتا ہے جیسے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔

اہل البدع والخرافات کے ہاں اتباع سنت ضروری نہیں بلکہ فرض نماز بھی ان پر واجب نہیں کیونکہ وہ پہنچے ہوئے لوگ ہیں اگر نماز پڑھیں گے تو عام لوگوں کے ساتھ نہیں پڑھیں گے اصحاب الخطوۃ ہیں ایک قدم مکہ میں دوسرا قدم مدینہ میں تو وہ حرمین شریفین میں نماز پڑھتے ہیں۔

3۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک’’**لا ولاية بالوراثة**‘‘ولایت وراثت میں نہیں ملتی ورثے میں تھوڑی ملتی ہے ولایت کہ باپ ولی ہے تو بیٹا بھی ولی ہے،سبحان اللہ۔

اہل البدع والخرافات کے نزدیک ولی وہ ہوتا ہے جو مادرزاد ولی ہوتا ہے ماں کے پیٹ کے اندر ہی ولی ہوتا ہے،وہ پیدائشی ولی ہے۔

4۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک ولی کا کوئی خاص لباس نہیں ہوتا،کوئی خاص لباس نہیں ہے اس کا۔

اہل البدع والخرافات کے نزدیک نہیں ولی بغیر پگڑی کے بغیر داڑھی کے بغیر خاص لباس کے ولی ہوتا نہیں ہے۔

داڑھی جو ہے اللہ تعالیٰ کے اولیاؤں کی نشانی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے مردوں کے لیے لیکن جو اہل البدع والخرافات ہیں ان کے لیے خاص لباس ہوتا ہے مجال ہے جو اس نے پگڑی اتاری تو وہ اللہ کا ولی نہیں ہے بس،تو وہ پگڑی اور خاص لباس سے ہی مشہور اور معروف ہوتے ہیں۔

5۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ولی مشہور اور معروف ہو،اللہ کا بندہ ہے کہیں بھی ہو کوئی جانتا نہیں ہوتا اسے اللہ کا ولی ہے۔

اہل البدع والخرافات کے نزدیک ضروری ہے کہ وہ معروف اور مشہور ہو تاکہ لوگ اس کی کرامت سے فائدہ اٹھاسکیں غیر معروف ہے تو فائدہ کیا ہوگا لوگوں کو تو حقیقتاً ولی وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو فائدہ دیتا ہے(فائدے بھی عجیب وغریب قسم کے ہیں)۔

6۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک کرامت ولایت کی شرط نہیں ہے ضروری نہیں ہے کہ ولی ہے تو کرامت بھی ہو گی اس کی اور کرامت کہتے ہیں ایسی چیزیں اللہ تعالیٰ اولیاء کے ہاتھوں سے سرزد کرتے ہیں جو عقل کو حیران کر دیتی ہے جو عام عادت کے خلاف ہے، نبی کی آیت اور معجزہ ہوتے ہیں اور ولی کی کرامت ہوتی ہے، تو ضروری نہیں ہے کہ ولی کی کرامت ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین، کیا سب کی کرامات تھی گن سکتا ہے کوئی؟ بعض کی تھی اکثر کی نہیں تھی کیا اللہ کے ولی نہیں تھے وہ؟ تو کرامت ولایت کی شرط نہیں ہے۔

اور اہل البدع والخرافات کے نزدیک کرامت ولایت کی شرط ہے اس کے بغیر ولی ہوتا ہی نہیں۔

7۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک ولی معصوم نہیں ہیں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام صرف معصوم ہیں۔ اولیاء سے غلطی ہو سکتی ہے صحابہ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے،ان کے بعد تابعین، تبع التابعین سب سے غلطی ہو سکتی ہے غلطی کا امکان ہے۔

لیکن اہل البدع والخرافات کے نزدیک معصوم ہیں غلطی کبھی کر نہیں سکتے وہ۔

8۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اولیاء سے بہتر اور افضل ہیں سب سے بڑے اولیاء انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ کے۔

اہل البدع والخرافات کے نزدیک اولیاؤں کا ایسا درجہ ہے جو نہ کسی مقرب فرشتے کا ہے اور نہ ہی بھیجے ہوئے رسول کا ہے،إنا اللہ وإنا إلیہ راجعون کہ ولی کا درجہ نبی سے بلند ہے۔

9۔اہل سنت والجماعت کے نزدیک اولیاؤں کی فرمانبرداری صرف ان معاملات میں ہو گی جو قرآن اور سنت کے مطابق ہوں اور اگر مخالفت ہو جائے کیونکہ معصوم نہیں ہیں تو ان کی اتباع ان معاملات میں نہیں ہو گی جو قرآن اور سنت کے مخالف ہوں۔

اہل البدع والخرافات کے نزدیک ولی کی ہر حالت میں اتباع کرنا اور تقلید کرنا فرض ہے۔ قرآن اور سنت مخالف ہے، ہو مخالف ہم نہیں جانتے وہ تو معصوم ہیں غلطی کر نہیں سکتے ان کی غلطی بھی معاف ہے ان کی نافرمانی بھی فرمانبرداری ہے۔

10۔اہل سنت والجماعت کے نزیک اللہ تعالیٰ کا ولی وہ ہوتا ہے جو شریعت کی مخالفت نہیں کرتا اور جو کائنات میں تصرف نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے تشریع (شریعت سازی) اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے بس۔

لیکن اہل البدع والخرافات کے نزدیک ولی جو چاہے جب چاہے کرے اسے اللہ تعالیٰ نے کن فیکون عطا فرمایا ہے۔

یہ ولایت کا غلط مفہوم ہے دلائل میں بیان کر چکا ہوں، یعنی آخر میں دیکھیں بعض لوگوں کے ہاں یعنی ایک شخص اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہتا ہے کہ جب ولی غیر محرم عورت کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے تو اسے بُرا بھلا نہ کہو اس نے ٹھیک کیا ہے کیونکہ جب وہ مصافحہ کرتا ہے غیر محرم عورت سے تو اللہ تعالیٰ اس غیر محرم عورت کا ہاتھ اس کے محارم میں سے کر دیتا ہے تبدیل ہو جاتا ہے ہاتھ اس کا۔

غیر محرم عورت ہے ہاتھ پکڑا ہاتھ لگایا اب فوراً جو ہے ناں اس کی محارم ہو گئی وہ اس کی محرم ہو گئی کیونکہ وہ اللہ کا ولی ہے، آپ نہیں ہاتھ لگا سکتے کیونکہ آپ اللہ کے ولی نہیں ہیں۔

دوسرا شخص کہتا ہے کہ فلاں ولی جو ہے وہ اپنے مریدوں کے منہ میں تھوکتا تھا اس کے تھوکنے سے حافظ بن جاتا تھا حافظ قرآن،إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔ کہتے ہیں یہ ولی کی برکت ہے لاحول ولا قوۃ إلا باللہ۔

اور ایک کتاب لکھی ہی کسی شخص نے شیاطین الانس میں سے کہتا ہے "بذل المجہود فی زیارۃ قبر ھود" (جد وجہد کرو اور سیدنا ہود علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر کی زیارت کرو)۔

یمن میں ایک جگہ ہے ایک قبر ہے جسے کہا جاتا ہے یہ ھود علیہ الصلاۃ السلام کی قبر ہے وہاں پر جو حج بیت اللہ میں ہوتا ہے وہی کچھ وہاں پر ہوتا ہے۔ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج سب تھوڑی ہی کر سکتے ہیں جو نہیں کر سکتے ان کا حج یہاں پر ہے سیدنا ھود علیہ الصلاۃ السلام کی قبر پر۔

احرام سے لے کر طواف، سعی، کنکر مارنا، بکرے ذبح کرنا، کوئی بھی عمل ایسا نہیں ملے گا جو حج میں ہوتا ہے جو وہاں پر آپ کو نہ ملے، اور وہاں پر حاجیوں کی تعداد جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے گھر سے کم نہیں ہے بعض صوفیوں کا حج وہیں پر ہوتا ہے قبر پرستوں کا۔

إنا لله وإنا إليه راجعون۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 06: دین کے چھ بنیادی اصول - پانچواں اصول سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio